عرب جمہوریہ مصر ۱ ذی الحجہ ۱۴۴۰ھ

وزارت اوقاف ۲ اگست ۲۰۱۹ء

نیکیوں کا موسم

اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو اپنے دائمی قرب کے حصول اور اپنی بارگاہ میں متوجہ ہونے کی ترغیب دینے کے لئے زمانے کے دنوں میں سے بعض موسم خاص کر دیئے ہیں جن میں نیکیوں کا اجر دوگنا ہو جاتا ہے، نعمتیں کثرت سے برستی ہیں اور درجات بلند کئے جاتے ہیں، عقل مند شخص وہ ہے جو ان موسموں کو غنیمت جانے، ان میں نیت کو خالص کرے، اچھے عمل کرے اور نیکی کے کاموں کی کثرت اور اللہ کی رحمتیں اور نوازشیں حاصل کرتا ہوا اپنے رب کی بارگاہ میں متوجہ ہو جائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بیشک تمہارے زمانے کے دنوں میں تمہارے رب کی رحمتیں برستی ہیں پس تم ان رحمتوں کو حاصل کرو، ہو سکتا ہے کہ تم میں سے کسی کو ان میں سے کوئی رحمت نصیب ہو جائے اور وہ اس کے بعد کبھی بھی بد بخت نہ رہے"۔

بلاشبہ ہم ان دنوں میں اجر وثواب کے لحاظ سے عظیم ترین اور افضل ترین موسم سے گزر رہے ہیں، ان دنوں میں نیک عمل کا اجر وثواب دوسرے دنوں میں کئے جانے والے نیک عمل کے اجر وثواب سے زیادہ ہوتا ہے، یہ مبارک دن اور عظیم لمحات ہیں جن کی عظمت کو اللہ کریم نے بیان کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کی قدر ومنزلت اور فضیلت کو بیان کیا ہے، ہم ان کی فضیلت کو اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہیں:

اللہ کریم نے قرآن مجید میں ان دنوں کی قسم کھائی ہے، ارشاد باری ہے: {وَالْفَجْرِ * وَلَيَالٍ عَشْرٍ * والشفع والوتر} "قسم ہے فجر کی۔ اور دس راتوں کی۔ اور جُفت اور طاق کی"۔ جمہور مفسرین کی رائے کے مطابق دس راتوں سے مراد ذوالحجہ کے پہلے دس دن ہیں، اور اللہ کریم عظیم چیز کی ہی قسم اٹھاتا ہے، ان دنوں کی قسم اٹھانا

در حقیقت ان کی عزت و تکریم کرنا، ان کے عظمت سے متنبہ کرنا، ان کی فضیلت کو بیان کرنا اور ان کی اہمیت کی طرف راہنمائی کرنا ہے۔

ان کی فضیلت ایک یہ ہے کہ یہ وہ مقررہ دن ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: {وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ} "اور ان مقررہ دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں ان چوپایوں پر جو پالتو ہیں"۔ یہی وہ دن ہیں جن میں ایک مسلمان کے لئے نماز، صدقہ، روزہ اور حج جیسی اہم عبادات بیک وقت جمع ہو جاتی ہیں جو کہ دوسرے دنوں میں ناممکن ہے۔

اسی طرح ان دنوں کی یہ بھی فضیلت ہے کہ یہ دن اللہ کے محبوب ترین دن ہیں اور دوسرے دنوں کی بنسبت ان دنوں میں نیک عمل اللہ کے ہاں زیادہ پسندیدہ ہے، یہ نفع کا موسم، نجات کی راہ اور نیکیوں میں سبقت لے جانے کا میدان ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں نیک عمل ان دنوں سے زیادہ اللہ کے ہاں پسندیدہ ہو، صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول، اور نہ ہی اللہ کی راہ میں جہاد؟ آپ نے فرمایا: "اور نہ ہی اللہ کی راہ میں جہاد سوائے اس شخص کے جو اپنی جان اور مال کے ساتھ نکلا اور واپس نہ آیا"، اس لئے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ مختلف قسم کی عبادات اور نیکیوں کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کرتے ہوئے اس اجرِ عظیم اور فضلِ خداوندی کو غنیمت جانے۔

ان دنوں میں محبوب ترین عمل جس کے ذریعے بندہ اپنے رب کا قرب حاصل کرتا ہے وہ **کعبہ شریف کا حج کرنا ہے جو شخص اس کی استطاعت رکھتا ہو**، ارشاد خداوندی ہے: {الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ} " حج کے مہینے مقرر ہیں اس لئے جو شخص ان میں حج لازم کرلے وہ اپنی بیوی سے ملاپ کرنے، گناہ کرنے اور لڑائی جھگڑے کرنے سے بچتا رہے"۔ یہ ارکانِ اسلام میں سے پانچواں

رکن ہے، اس سے ارکانِ اسلام مکمل ہوتے ہیں، گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور بندے کے لئے نیا جَنَم لکھ دیا جاتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " جس نے حج کیا اور اس دوران نہ تو اپنی بیوی سے ملاپ کیا اور نہ ہی کوئی گناہ کیا تو وہ اس دن کی طرح واپس آئے جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا"۔

حج اعلی اخلاق کی تعلیم دینے کا ایک عظیم موقع ہے جس میں مسلمان خشیتِ الہی اور اپنے نفس کی خواہشات اور شہوات پر قابو پانے کی تربیت پاتا ہے، ذاتی ترجیح کی بجائے ایثار و قربانی، اور ہاتھ پھیلانے اور ذلیل ہونے کی بجائے استغنا اور پاکدامنی جیسے اعلی اور عمدہ اخلاق سے متصف ہوتا ہے، اسی طرح وہ اپنے اقوال وافعال میں باریک بینی، وقت کی پابندی اور نظم وضبط سیکھتا ہے، حاجی پر واجب ہے کہ وہ عملی طور پر ان اخلاق واقدار سے متصف ہو جن کی اسلام نے دعوت دی ہے تاکہ حاجی حج کے مدرسہ سے اس حال میں نکلے کہ اس کے اخلاق وروحانی معانی اس کے لئے راسخ ہو چکے ہو۔

ہم اس بات کی تاکید کرتے ہیں کہ عبادتِ حج ساری کائنات کے لئے سلامتی کا پیغام ہے، سارا حج امن وسلامتی ہے، حاجی نہ تو جھگڑا کرتا ہے نہ بحث ومباحثہ کرتا ہے، نہ شکار کو مشتعل کرتا نہ اسے ڈراتا ہے اور نہ ہی اسے قتل کرتا ہے، اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ} "اے ایمان والو! تم احرام کی حالت میں شکار کو مت مارا کرو"۔ اور یہ سلامتی صرف انسانوں اور حیوانوں تک ہی محدود نہیں بلکہ یہ نباتات کو بھی شامل ہے حاجی نباتات تک کو محفوظ رکھنے کا پابند ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بیشک اللہ تعالی نے اس شہر کو حرمت والا بنایا ہے نہ اس کی گھاس کو کاٹا جائے گا، نہ اس کے شکار کو ڈرایا جائے گا اور نہ ہی اس میں گری پڑی چیز کو اٹھایا جائے گا سوائے اس شخص کہ جو اٹھا کر اس کا اعلان کرے" بیشک اس میں ایک مسلمان کی تربیت کی جاتی ہے کہ فریضہ ءحج کی ادائیگی سے واپس لوٹنے کے بعد انسان، شجر اور حجر اس کے شر اور

تکلیف سے محفوظ رہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حقیقی مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے سارے لوگ سلامت رہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر ارشاد فرمایا: " کیا میں تمہیں مومن کے بارے میں خبر نہ دوں؟ مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنے اموال اور جانوں کے بارے میں بے خوف ہوں اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ رہیں اور مجاہد وہ ہے جس نے اللہ کی اطاعت میں اپنے نفس سے جہاد کیا اور مہاجر وہ ہے جس نے گناہ اور جرم چھوڑ دیے"۔

ان دنوں میں جن مستحب اعمال کے ذریعے بندہ اللہ تعالی کا قرب حاصل کرتا ہے ان میں سے ایک **روزہ** بھی ہے، روزہ افضل ترین عبادات میں سے شمار ہوتا ہے اس کی عظیم قدر ومنزلت کی وجہ سے اللہ تعالی نے اسے اپنی ذات کی طرف منسوب کیا ہے، اللہ تعالی حدیث قدسی میں فرماتا ہے: "ابنِ آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہے سوائے روزہ کے، یہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دونگا"، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالی اس کے چہرے کو جہنم کی آگ سے ستر سال کی مسافت دور کر دے گا"، اس لئے مسلمان کے لئے مستحب ہے کہ وہ ذوالحجہ کے نو دنوں میں اپنی استطاعت کے مطابق روزے رکھے اور ان دنوں کے روزے اور بالخصوص غیر حاجی کے لئے یومِ عرفہ کا روزہ اللہ کی بارگاہ میں محبوب ترین اعمال میں سے شمار ہوتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دس دنوں میں سے اس دن کے روزے کو بالخصوص ذکر کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں اللہ تعالی سے امید رکھتا ہوں کہ یومِ عرفہ کا روزہ اس سے پہلے والے سال اور بعد والے سال کا کفارہ ہو گا"۔

یومِ عرفہ اللہ کے ان دنوں میں شمار ہوتا ہے جن میں اللہ تعالی اپنے بندوں پر نظرِ رحمت فرماتا ہے ان کی بخشش فرما کر جہنم سے آزاد کرتا ہے، اس دن دعائیں قبول ہوتی ہیں، لغزشوں کو معاف کر دیا جاتا ہے اور اللہ تعالی آسمان

والوں کے سامنے زمیں والوں پر فخر کرتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں اللہ تعالی یومِ عرفہ سے زیادہ اپنے بندوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کرتا ہو، اس دن اللہ کریم آسمانی دنیا پر نزول فرماتا ہے اور فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر فخر کرتا ہے"، اس دن اللہ کریم نے دین کو مکمل کیا، اور اپنی نعمت کو پورا کیا، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے انہیں کہا: اے امیرِ المومنین تمہاری کتاب میں ایک ایسی آیت ہے جس کی تم تلاوت بھی کرتے ہو، اگر وہ آیت ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم ضرور اس دن عید مناتے، آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: کون سی آیت ؟ اس نے کہا: " آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا ہے اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کر لیا ہے"، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "ہمیں اس دن کا بھی علم ہے اور اس جگہ کا بھی علم ہے یہاں یہ آیت نازل ہوئی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن میدانِ عرفہ میں کھڑے تھے۔

اسی طرح مسلمان کا ان دنوں میں کثرت سے اللہ کا ذکر کرنا بھی مستحب ہے، ذکر دلوں کو جِلا بخشتا ہے اور اس سے اطمینان نصیب ہوتا ہے، حق سبحانہ وتعالی ارشاد فرماتا ہے: {الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ} "جو لوگ ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں، جان رکھو کہ اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں نیک عمل ان دنوں سے زیادہ اللہ کی بارگاہ میں پسندیدہ اور عظیم ہو، پس ان دنوں میں کثرت سے اللہ کا ذکر، حمد وثنا اور تکبیریں کہا کرو"، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ منی کے مقام پر اپنے خیمے میں تکبیریں کہا کرتے تھے اور مسجد میں لوگ ان کی آواز سن کر تکبیریں کہتے اور بازاروں میں بھی لوگ تکبیریں کہتے یہاں تک کہ مقام منی تکبیروں سے گونج اٹھتا، اس لئے مسلمان کے لئے مستحب ہے کہ وہ اللہ تعالی کی عظمت و کبریائی کا اعلان

کرتے ہوئے ان دنوں میں بلند آواز سے تکبیریں کہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "کیا میں تمہیں ایک ایسے عمل کی خبر نہ دوں جو تمہارے سارے اعمال سے بہتر ہو، تمہارے درجات میں سب سے ارفع واعلی ہو، تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پاکیزہ ہو، تمہارے لئے سونے اور چاندی کے خرچ کرنے سے بھی زیادہ بہتر ہو اور تمہارے لئے اس چیز سے بھی زیادہ بہتر ہو کہ تم اپنے دشمن کا سامنا کرو اور تم ان کو قتل کرو اور وہ تمہیں قتل کریں؟ انہوں نے عرض کی: ہاں اے اللہ کے رسول، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی کا ذکر"، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ابن آدم کا کوئی عمل ایسا نہیں ہے جو اللہ کے ذکر سے بڑھ کر اسے اللہ کے عذاب سے نجات دلانے والا ہو۔

برادرانِ اسلام !

ان دنوں میں بندہ جن جلیلُ القدر اعمال کے ذریعے اللہ کا تقرب حاصل کرتا ہے ان میں سے ایک **قربانی** ہے، اس کا شمار شعائرُ اللہ میں سے ہوتا ہے اور یہ ملتِ ابراہیمی کی نشانی اور سنتِ محمدی کی علامت ہے، ارشاد خداوندی ہے: {ذَلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ} "اور جو شخص اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے تو یہ دلوں کے تقوی میں سے ہے"۔ اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ: یہ قربانیاں کیا ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے"، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یومِ نحر میں خون بہانے یعنی قربانی کرنے سے بڑھ کر آدمی کا کوئی عمل اللہ کی بارگاہ میں پسندیدہ نہیں ہے، یہ قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھُروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گِرنے سے پہلے اللہ کی بارگاہ میں قبول ہو جاتا ہے، پس تم خوش دلی سے قربانی کیا کرو"۔

قربانی اجتماعی باہمی کفالت کی ایک صورت ہے جو معاشرے کے افراد کے درمیان باہمی ربط، رحمدلی اور محبت پیدا کرتی ہے، اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگ میں غربت ومحتاجی دیکھی تو آپ نے صحابہ سے فرمایا: " تم میں سے جس نے قربانی کی وہ تین دن کے بعد اس حال میں صبح نہ کرے کہ اس کے گھر میں قربانی کے گوشت میں سے کچھ باقی ہو"، اور جب اگلا سال آیا تو صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول، کیا ہم اسی طرح کریں جس طرح ہم نے گزشتہ سال کیا تھا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خود بھی کھاؤ، دوسروں کو بھی کھلاؤ اور ذخیرہ کر کے بھی رکھ لو، گزشتہ سال لوگوں میں غربت تھی تو میں نے چاہا کہ تم اس میں مدد کرو"، پس جب خوشحالی اور فراوانی ہوگی تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر عمل کریں گے "خود بھی کھاؤ، دوسروں کو بھی کھلاؤ اور ذخیرہ کر کے بھی رکھ لو" اور جب غربت اور فقر ہوگا تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر عمل کریں گے " تم میں سے جس نے قربانی کی وہ تین دن کے بعد اس حال میں صبح نہ کرے کہ اس کے گھر میں قربانی کے گوشت میں سے کچھ باقی ہو"۔

اور اس بات کا بھی علم ہونا ضروری ہے کہ جس طرح خود ذِبح کرنے سے قربانی ہو جاتی ہے اسی طرح قربانی کا کوبن خریدنے سے بھی قربانی ہو جاتی ہے کیونکہ اس سے قربانی کا فائدے میں اضافہ ہوتا ہے بالخصوص اس شخص کے لئے جس کے پاس قربانی کے گوشت کو اچھے طریقے سے تقسیم کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے، قربانی کے کوبن کے نظام کے ذریعے قربانی کا گوشت اس کے حقیقی مستحق لوگ تک پہنچ جاتا ہے اور بیک وقت قربانی کے فائدے اور اس کے اجر وثواب میں اضافہ بھی ہوتا ہے اور اسی طرح یہ نظام نیکی کو اس کے مستحق لوگ تک عزت واحترام کے ساتھ پہنچانے میں کردار ادا کرتا ہے، اور کتنا ہی اچھا ہو کہ خوشحال مالدار شخص دونوں چیزوں

کو جمع کرے اپنے اہلِ خانہ اور رشتہ داروں کے لئے خود قربانی کرے اور ضرورت مند علاقوں میں عام غریبوں کے لئے قربانی کا کوبن خریدے۔

اسی طرح مسلمان کو چاہیے کہ وہ نیکی کے ایسے مختلف کام کثرت سے کرے جن کا فائدہ تمام لوگوں کو ہو، وہ غریبوں اور ضرورت مندوں کی خوشی اور مسرت کے لئے کثرت سے صدقات کرے، اللہ ربِ العزت نے اپنے بندوں کو خرچ کرنے کی ترغیب دی ہے، ارشاد باری تعالی ہے: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَنفِقُواْ مِمَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لاَّ بَيْعٌ فِيهِ وَلاَ خُلَّةٌ وَلاَ شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ} "اے ایمان والو! جو ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہو اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس میں نہ تجارت ہے نہ دوستی اور نہ شفاعت اور کافر ہی ظالم ہیں"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صدقہ سے کبھی کوئی مال کم نہیں ہوا"۔

آج ہمیں کس قدر باہمی کفالت، رحمدلی اور دوسروں کے احساس کی ضرورت ہے تاکہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی تکمیل کر سکیں کہ آپ نے فرمایا: "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے مشکلات میں چھوڑتا ہے، جو اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ اس کی مدد کرتا ہے اور جو کسی مسلمان کی کوئی سختی دور کرتا ہے اللہ تعالی اس سے قیامت کے دن کی سختیوں میں سے ایک سختی دور کر دیتا ہے اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالی روزِ قیامت اس کی پردہ پوشی فرمائے گا"، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ہر مسلمان پر صدقہ ہے، صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی، جو شخص صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز نہ پائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے ہاتھ سے کمائی کرے اور اپنے آپ پر بھی خرچ کرے اور صدقہ بھی کرے، انہوں نے عرض کی: اگر وہ یہ بھی نہ کر پائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ کسی

ضرورت مند محتاج کی مدد کرے"، انہوں نے عرض کی: اگر وہ یہ بھی نہ کر پائے ؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" اسے نیکی کا حکم دینا چاہیے اور برائی سے رکنا چاہیے پس یہی اس کے لئے صدقہ ہے" ۔

اے اللہ! اپنے ذکر، اپنے شکر اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت کرنے پر ہماری مدد فرما۔ آمین